Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue: http: http: //www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/253

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.253

Title Signs of Sound Plural in Arabic and its usage in Urdu Language

Author (s): Dr. Aliya Akram, Dr. Zaheer Ahmad

Received on: 29 July, 2021

Accepted on: 29 November, 2021

Published on: 25 December, 2021

Citation: Dr. Aliya Akram, Dr. Zaheer Ahmad "Signs of Sound Plural in Arabic and its usage in Urdu Language," Al-Azhār: 7 no, 2 (2021): 120-134

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

عربی زبان میں جمع مذکر سالم کی علامت(ون)اور(ین)کا اردو زبان میں طریقۂ استعمال

Signs of Sound Plural in Arabic and its usage in Urdu Language

*ڈاکٹر عالیہ
**ڈاکٹر ظہیر احمد

Abstract

Urdu language was recognized as Muslim language in United India before the partitaion because it adopted the Arabic script for the writing. This phenomenon made the Urdu language as sister language of Arabic & persion rather it belongs to the Indo-europeon family where as Arabic is a semetic language. There are many language traits of common between Arabic & Urdu such as alphabates, sounds many common words that were actually borrowed from Arabic and are used in Urdu with same script and meanings. However, Urdu as Non-Semetic language do not have much common Gramatical rules therefore this research represents the Contrastive Linguistics research. Rules of Singular plurals are in variety in Urdu language where as same in Arabic limited to some specific principles. This research paper highlights the diference and similerty between the two languages in the grammatical phenomina of Singular and Plurals. It reveals how the word formations changes in Urdu while using plurals according to the context.

Keywords: Muslim ,language. United India, Arabic, semetic

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
** اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ لسانیات، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

تمھید

اسلام نے عربی زبان کو خوب فروغ دیا اور قرآن کریم اس کا محافظ رہا یعنی عربی زبان اس دائرے میں رہ کر ترقی کرتی رہی جو قرآن کریم نے اس کے گرد کھینچ دیا تھا- یہ حقیقت ہے کہ اپنی ساخت وہیئت اور قواعد کے لحاظ سے عربی زبان قرآن کریم کے دائرۂ اثر میں محدود ہو گئی مگر اس کے ذخیرہ الفاظ اور لغات و فرھنگ قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے مسلسل بڑھتے رہے اور آج بھی اس میں اضافہ ھو رہا ہے-

اس وسعت کے باوجود عربی زبان اپنی ساخت کے اعتبار سے چودہ سو سال سے اپنے اصل مقام پر جمی ہوئی ہے جب کہ دنیا کی دیگر زبانیں ہر صدی میں اپنے اندر تبدیلی کرتی رہی ہیں اپنی غیر متبادل اساس کے باوجود عربی ایک زندہ زبان ہے اور عصر جدید کا اسی طرح ساتھ دے رہی ہے، جس طرح دور جاہلیت میں دے رہی تھی-

"اردو کا عربی سے بہت گہرا ربط ہے- اگرچہ ہیئت کے اعتبار سے دونوں مختلف زبانیں ہیں
مگر فرہنگ کے لحاظ سے یہ دونوں زبانیں مربوط ہیں- اکثر اصطلاحات عربی سے ماخوذ ہیں-
متعدد عربی تراکیب بھی اردو میں جذب ہو گئی ہیں عربی کے لسانی قد کا اثر اردو پر بھی پڑا ہے جو نہایت مؤثر اور مستحکم ھے-" [1]

"اردو ایک کامیاب زبان ہے ارفع واعلی شاعری اور افسانہ نگاری کے علاوہ اس میں علمی ثقافتی، فنی، ادبی، معاشی موضوعات پر اچھا خاصا لٹریچر موجود ہے اس کے باوجود اردو
کا ہر ادیب اور انشاء پرداز یہ محسوس کرتا ہے کہ عربی اور فارسی سیکھے بغیر وہ اردو
پر عبور حاصل نہیں کر سکتا اردو کی اس وقت وہ حالت ہے جو انگریزی کی ایک سو سال پہلے تھی- تب انگریزی میں مہارت حاصل کرنے کے لئے لاطینی اور یونانی زبانوں کا سیکھنا ضروری تھا اب انگریزی اتنی ترقی کر گئی ہے کہ لاطینی اور یونانی زبانوں سے بے نیاز ہے- اردو ابھی اس منزل تک نہیں پہنچی ہے بلند پایہ تحریر اور جدت پسند تخلیق کے لئے عربی سے استفادہ ناگزیر ہے-" [2]

اردو اور عربی میں فرق

اردو اور عربی کے قواعد میں نمایاں فروق ہیں- ان کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

-" عربی میں اردو لفظ "ہے" کا وجود نہیں مثلا "وہ قد آور آدمی ہے" کو عربی میں یوں ادا کیا جاتا ہے: ھو رجل طویل-

-اردو کے برعکس عربی میں صفت اسم کے بعد آتی ہے جیسے رجل عاقل (عقلمند آدمی)-

-مؤنث کی صفت عربی میں مؤنث کی شکل میں آتی ہے۔ اِمرأۃٌ جمیلۃٌ = (خوبصورت عورت)

-کا- کی- کے کا مفہوم عربی میں مضاف الیہ کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ مثلا کتاب زید = زید کی کتاب

-تیرا قلم، میرا قلم جیسے دو لفظی فقرے عربی میں ایک لفظ کے انداز سے لکھے اور بولے جاتے ھیں

قلمکَ = تیرا قلم قلمِي = میرا قلم

-کچھ الفاظ جو اردو میں مؤنث ہیں عربی میں مذکر کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور اردو کے بعض مذکر الفاظ عربی میں مؤنث ہیں-

-کتاب، کرسی، منزل عربی میں مذکر ہیں اور مدرسہ، محکمہ، بقرہ مؤنث ہیں-

-جسم کے بعض اعضاء کے نام جیسے ہاتھ، پاؤں، کان، ہونٹ عربی میں مؤنث ہیں-

-عربی میں واحد تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث کے لیے، دو تین صورتوں کے ماسوا الگ الگ الفاظ ہوتے ہیں-"[3]

-لیکن یہ فروق عربی اور اردو کے گہرے رشتوں کا احساس دلاتے ہیں-

عربی زبان میں جمع

عربی زبان میں جمع کی دو اقسام ہیں: جمع سالم اور جمع مکسر۔

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے زیادتی جو کچھ ہو وہ کلمے کے آخر میں ہو۔ اور جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے، کچھ نہ کچھ تغیر ہو جاے -

"جمع سالم کی دو قسمیں ہیں جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم وہ ہے جس میں کلمہ کے آخر میں حالت رفعی میں واو اور حالت نصبی و جری میں یاء کے بعد نون ہو جیسے:

جاء مسلمون - رأیت مسلمین - و مررت بمسلمین

جمع مؤنث سالم وہ ہے جس کے آخر میں الف و تاء کی زیادتی ہو جیسے ثمرات و شجرات۔ اگر مفرد کے آخر میں پہلے ہی سے تاء ہو تو جمع بناتے ہوے اس کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے: طالبة سے طالبات, مسلمة سے مسلمات"[4]

اردو میں جملے کی اقسام

جملے میں مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ جبکہ مسند کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل- جملة اسمية: جس جملے میں مسند الیہ اور مسند دونوں اسم ہوں، نیز اس میں فعل ناقص آئے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے = زید بیمار ہے جملہ اسمیہ ہے-جملہ اسمیہ کے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں-

جملہ فعلیہ:

جس جملے میں مسند الیہ تو اسم ہو مگر مسند فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے: بکر پڑھتا ہے-

جملة فعلیہ کے مسند الیہ کو فاعل کہا جاتا ہے۔

اگر اس میں فعل لازم استعمال ہو تو جملہ صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔

اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے علاوہ کوئی مفعول بھی لانا پڑتا ہے۔

جیسے: بکر نے کتاب پڑھی فاعل مفعول فعل

جملے کے اجزاء: "جملہ اسمیہ کے تین بنیادی اجزاء قرار پاتے ہیں:

:مبتدا2: خبر3: فعل ناقص 1

اس جملے میں فعل ہمیشہ فعل ناقص ہوتا ہے

جملہ فعلیہ کے بنیادی اجزاء بھی تین ہیں

1: فاعل 2: مفعول 3: فعل

اس جملے میں فعل ہمیشہ فعل تام ہوتا ہے

فعل لازم کی صورت میں جملہ صرف فاعل پر ہی تمام ہو جاتا ہے، مفعول کی ضرورت نہیں پڑتی۔"[5]

ترکیب نحوی:

جملہ اسمیہ کے اجزاء یہ ہیں: مبتدا، متعلق مبتدا، خبر، متعلق خبر، فعل ناقص۔

جملہ فعلیہ کے اجزاء یہ ہیں: فاعل، متعلق فاعل، مفعول، متعلق مفعول، فعل، متعلق فعل۔

ترکیب نحوی کی مثالیں:

زید بیمار ہے　　ہے: فعل ناقص　　زید: مبتدا جملہ اسمیہ

بیمار: خبر

شوکت کا بھائی دانا ہے، شوکت: مضاف الیہ مبتدا، کا: حرف اضافت، بھائی: مضاف، دانا: خبر، جملہ اسمیہ ہے: فعل ناقص

انور کا بڑا بھائی عالم ہے۔ انور: مضاف الیہ مبتدا، کا: حرف اضافت　بڑا بھائی: مضاف　　جملہ اسمیہ　عالم: خبر

ھے: فعل ناقص

زید اور بکر غیر حاضر تھے۔

زید اور بکر: مبتدا　غیر حاضر: خبر جملہ اسمیہ　　تھے: فعل ناقص

عادل سبق پڑھتا ہے　　فاعل مفعول فعل جملہ فعلیہ

سلیم آتا ہے　　فاعل فعل

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

زبان خلق: مضاف، مضاف الیہ، جملہ فعلیہ، کو علامت مفعول، نقارۂ خدا: مضاف، مضاف الیہ سمجھو: فعل

اردو میں جمع

اردو زبان میں ایک کو واحد اور ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں اردو میں بھی دوسری ہندی آریائی زبانوں کی طرح تشنیہ نہیں ہوتا. سنسکرت اور عربی میں ہوتا ہے اس لحاظ سے عربی میں ایک کو واحد اور دو کو تشنیہ جبکہ تین یا اس سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں-

"اردو میں سوائے ان الفاظ کے جن کے آخر میں الف" یا اس کا کوئی ہم آواز حرف (ہ،یا،ع) ہوتا ہے، مذکر کی صورت واحد اور جمع میں یکساں رہتی ہے البتہ حروف ربط کے آجانے سے جمع کی صورت میں تبدیلی ہو جاتی ہے اس کی ہم نے دو تقسیمیں کی ہیں 1: ایک صورت تو وہ ہے جب اسم بغیر کسی **حرف ربط** کے آئے-

2: دوسری صورت وہ ہے جب اسم کے بعد کوئی حرف **حرف ربط** ہو. 1: پہلے ہم ان تبدیلیوں کو دیکھتے ہیں جب اسم کے ساتھ حرف ربط نہیں ہوتا جن واحد مذکر الفاظ کے آخر میں یہ "ا" یا "ہ" ہے جمع میں ; یا "ہ"، "ا" یائے مجھول سے بدل جاتی ہے-

جیسے: واحد جمع

لڑکا لڑکے - لڑکا آیا، لڑکے آئے

3: بعض واحد مذکر لفظ جن کے آخر میں "ا" ہوتا ہے جمع میں "ے" سے نہیں بدلتے جیسے رشتے داروں کے نام ابا، چچا، تایا غیر زبانوں کے نام دریا صحرا خالص سنسکرت کے الفاظ نہیں بدلتے جیسے راجا، داتا وغیرہ. 3: جن واحد مذکر الفاظ کے آخر میں یہ "ا" یا "ہ" نہیں ہوتی ان کی واحد اور جمع میں ایک ھی صورت رہتی ہے جیسے:

واحد جمع

بھائی آیا بھائی آئے /گھر بن گیا گھر بن گئے

4: جن واحد مذکر لفظوں کے آخر میں (اں) ہوتا ہے ان کی جمع میں واحد کا الف سے "ئے" سے بدل جاتا ہے

دھواں سے دھوئیں/رواں سے روئیں

مؤنث الفاظ کی جمع مذکر سے مختلف طرح پر بنتی ہے: جن مونث واحد الفاظ میں "ی" ہو ان کی جمع کے لیئے "ی" کے بعد (اں) بڑھا دیتے ہیں جیسے

لڑکی سے لڑکیاں /گھوڑی سے گھوڑیاں /کرسی سے کرسیاں

جن مونث واحد الفاظ کے آخر میں الف ہوتا ہے جمع میں اس کے بعد "ئیں" بڑھا دیتے ہیں

گھ-ٹائیں، ہوائیں

3- جن مونث واحد الفاظ کے آخر میں "یا" ہو ان کی جمع میں "ں" بڑھا دیتے ہیں جیسے

گڑیا سے گڑیاں/بڑھیا سے بڑھیاں /چڑیا سے چڑیاں

4- جن مؤنث واحد الفاظ کے آخر میں ان میں سے کوئی حرف نہیں ہوتا جن کا ذکر اوپر کے تین قاعدوں میں ہوا ہے ان کی جمع کے لیے آخر میں "ین" بڑھا دیتے ہیں جیسے

مالن سے مالنیں، کتاب سے کتابیں، گاجر سے گاجریں"[6]

ان تبدیلیوں کو دیکھنا ہے جو حرف ربط کے آنے سے ہوتی ہے حرف ربط یہ ہیں

نے کا، کی، کو، سے، تک، میں:

1- جن واحد الفاظ کے آخر میں "ا" یا "ہ" ہوتی ہے وہ ان حروف کے آجانے سے یائے مجھول سے بدل جاتی ہیں جیسے لڑکے نے کہا۔ قلعے کے اندر۔ جمعے کے روز

وہ اسم جو عزیزوں رشتے داروں کے معنوں میں آتے ہیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں جیسے

ابا نے پوچھا۔ خالہ نے پیار کیا

2- دھواں، رواں میں (ں) "ء، ی، ں" سے بدل جاتا ہے

جیسے دھوئیں سے گھر بھر گیا۔ کنوئیں سے پانی نکال لو

3- پانچواں سے پان-چویں، ساتواں سے ساتویں وغیرہ

4- ایسے عربی الفاظ جن کے آخر میں "ع" ہوتا ہے جب ان کے بعد حرف ربط آتا ہے تو "ع" کے بعد "ے" بڑھادیتے ہیں جیسے: مصرعے میں تبدیلی کرو، قلعے میں لوگ ہیں-

5- "جمع کی حالت میں حرف ربط کے آنے سے یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں:

ا- مذکر اسماء میں جمع کے لیے آخر میں "ون" بڑھادیتے ہیں جیسے

شہروں میں، راجاؤں نے، مالیوں کو

ایسے الفاظ جن کے آخر میں الف یا ہ ہوتی ہے جمع کی حالت میں حرف ربط آنے سے جمع کی "ے" گر جاتی ہے جیسے لڑکوں نے، پردوں میں

ب- جمع مونث کا (الف ں) یا (ی ں) بھی (وں) سے بدل جاتا ہے جیسے: لڑکیوں نے، دھوبنوں کو

ج- جن الفاظ کے آخر میں (واو) ہوتی ہے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث حرف ربط کے آنے سے ان کی جمع دونوں صورتوں میں ایک ہی ہوتی ہے یعنی آخر میں "وں" بڑھادیتے ہیں جیسے

جوروں، آرزوؤں، ہندوؤں وغیرہ"[7]

- **صرف کی رو سے** اسم کی یہ چند حالتیں ہیں جو جمع کی صورت میں یا حروف ربط کے آنے سے پیدا ہوتی ہیں لیکن

بلحاظ معنی بھی اسم کی چند حالتیں ہیں جن کا بیان نحو میں آنا چاہیئے

مگر صرف میں بھی بعض اوقات اور خاص کر فعل کے بیان میں اس کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے مندرجہ ذیل میں اس کا ذکر ہے.

1- **فاعلی حالت**

یہ اسم کی وہ حالت ہیے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کام کا کرنے والا ہے یاوہ کسی خاص حالت میں ہے جیسے:
احمد گیا،رام نے کھانا کھایا،وہ بیمار ہو گیا
اس حالت میں اسم کے ساتھ کبھی "نے" آتا ہے کبھی بغیر "نے" کے استعمال ہوتا ہے

2- **مفعولی حالت**

یہ وہ حالت ہے جس سے یہ ظاھر ہوتا ہے کہ اسم پر کام کا اثر واقع ہوتا ہے جیسے میں نے سانپ مارا یہاں مارنے کا اثر سانپ پر واقع ہوا ہے اسلیے سانپ مفعولی حالت میں ہے.
اس نے احمد کو کتاب دی یہاں احمد اور کتاب دونوں مفعولی حالت میں ہیں
میں نے زید سے کہا جو اسم مفعولی حالت میں ہوتا ہے اس کے ساتھ (کو) اور کبھی (سے) آتا ہے اور کبھی ان دونوں حروف میں سے کوئی نہیں آتا

3- **ندائی**

جس سے کسی کا بلانا ظاہر ہو جیسے:
احمد!یہاں آؤ۔لڑکے!کیا کرتے ہو
ندائی حالت میں اگر واحد مذکر اسم کے آخر میں (الف) یا(ہ) ہوتو وہ (یائے مجھول) سے بدل جاتاھے جیسے:
لڑکے!شور نہ کر
اور جمع کے آخر کا نون گر جاتا ہے جیسے:
لڑکو!شور نہ کرو۔لڑکیو!چپ بیٹھو۔صاحبو!غور سے سنو
لیکن بیٹا کا لفظ بعض اوقات ندائی حالت میں بھی بغیر تبدیلی کے استعمال ہوتا ہے،یعنی دونوں طرح جائز ہے-
جیسے:بیٹا!یہ بات اچھی نہیں ہے. بیٹے!ایسا نہیں کرتے.

4- **خبری**

وہ اسم جو بطور خبر کے واقع ہوتا ہے جیسے:
وہ بیمار ہے۔حامد اس شہر کا حاکم ہے
ان جملوں میں بیمار اور حاکم دونوں خبری حالت میں ہیں.

5- **اضافی**

جس میں کسی ایک اسم کو دوسرے سے نسبت دی جائے۔ جیسے:
احمد کا گھوڑا۔ حرف اضافت واحد مذکر میں (کا) جمع میں (کے) اور واحد اور جمع مؤنث میں (کی) آتے ہیں.
واحد جمع
احمد کا گھوڑا احمد کے گھوڑے۔ احمد کی بلی احمد کی بلیاں

اردو میں اعداد

"بعض اوقات اعداد کے آگے (وں) اظہار کلیت کے لئے بڑھادیا جاتا ہے جیسے: پانچوں، تینوں، چاروں۔
دونوں = دونوں میں لفظ "وں" بجائے دو کے استعمال ہوا ہے اور اسکے آگے لفظ "دوں" بڑھادیا گیاہے۔
بعض اوقات مزید تاکید کے لئے اسے دوہرادیتے ہیں۔ جیسے:
دونوں کے دونوں چلے گئے۔ ساتوں کے ساتوں موجود ہیں۔

- دس، بیس، پچاس، سیکڑہ، ہزار لاکھ، کروڑ جمع کی حالت میں تعداد غیر معین کے معنوں میں آتے ہیں اور اس سے کثرت کا اظہار ہوتا ہے۔

جیسے: مجھے دسوں کام ہیں۔ اس مکان میں بیسیوں کمرے ہیں۔ ہر روز سیکڑوں آدمیوں سے ملنا پڑتا ہے۔

- ہزاروں آدمی جمع تھے۔ لاکھوں روپیہ صرف ہوگیا۔"[8]

اردو میں تعداد

اردو میں تعداد کی صرف دو ہی قسمیں ہیں: واحد اور جمع
اور اکثر زبانوں میں یہی حال ہے لیکن زبانیں مثلاً (سنسکرت، عربی وغیرہ) ایسی بھی ہیں جن میں تثنیہ (یعنی دو کا ہونا پایا جاتا ہے)۔ اور دو ایک ایسے بھی ہیں جن میں تثلیث پائی جاتی ہے۔
- ایک سے زیادہ یعنی دو، تین، چار وغیرہ کا اطلاق ہم انھی چیزوں پر کرسکتے ہیں جو اگرچے ایک نہیں مگر ایک قسم کی ضرور ہیں۔ جیسے
چار کرسیاں۔ پانچ سیب۔۔ دو عورتیں وغیرہ
خود جمع کے الفاظ میں اختلاف کا خیال مضمر ہے لیکن اگر اختلاف زیادہ ہے تو پھر بھی ہم وہاں دو یا تین استعمال نہیں کرسکتے۔
ایک آم ایک امرود کو دو پھل کہہ سکتے ہیں۔
- بعض الفاظ اگرچہ واحد استعمال ہوتے ہیں، لیکن ان میں ایک سے زیادہ کا مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے: جوڑا در جن ، کوڑی، ہفتہ، عشرہ۔

پھر ان کی بھی جمع آتی ہے جیسے:
دو جوڑے جوتے۔ چار درجن بٹن وغیرہ
-اکثر قیمت، وقت، ناپ، تول، سمت کے الفاظ جمع کے موقع پر بھی واحد ہی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے
یہ گھوڑا میں نے ایک ہزار روپے کا خریدا۔ اس کی قیمت سو اشرفی ہے۔ وہ تین مہینے سے غیر حاضر ہے۔
وہ ساٹھ برس کا ہے۔ دو صدی سے یوں ہی چلا آتا ہے۔
-اس طرح شمار کے لئے گنتی کے علاوہ اعداد کے خاص لفظ خاص اشیاء کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، مگر وہ ہمیشہ واحد ہی رہتے ہیں جیسے -چار راس گھوڑے-دس زنجیر ہاتھی-دس نفر مزدور-چار منزل مکان
تعظیم یا عظمت کے لئے بجائے واحد کے جمع کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:
-حضرت ہمارے بڑے ہیں۔
اسی طرح بزرگوں اور بڑوں کے لئے باوجود واحد کے تعظیما فعل وغیرہ جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے
-آپ کے والد کہاں ہیں۔-تمہارے استاد نہیں آئے۔
"بعض الفاظ اگرچہ واحد ہیں مگر زبان کے روزمرہ اور محاورے میں جمع مستعمل ہیں۔ جیسے:
معنی: اس لفظ کے کیا معنی ہیں۔ دام: اس کتاب کے کیا دام ہیں؟ بھاگ: اس کے بھاگ کھل گئے۔
کرتوت: تمہارے کرتوت اچھے نہیں۔ اوسان: اوسان خطا ہو گئے۔
دستخط = واحد اور جمع دونوں طرح مستعمل ہے۔ جیسے میرے دستخط۔ میری دستخط"[9]
"بعض لفظ اگرچہ اصل میں جمع ہیں لیکن واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:
اصول: میرا یہ اصول ہے۔ کرامات: یہ حضرت کی کرامات ہے۔ اخبار: یہ روزانہ اخبار ہے۔ وغیرہ
تعداد غیر معین مثلاً دسوں، بیسوں، سیکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں کے ساتھ اکثر الفاظ واحد استعمال ہوتے ہیں اور معنی جمع کے دیتے ہیں، اور انھی معنوں میں یہ الفاظ جمع کی صورت میں بھی استعمال ہوتے ہیں، یعنی دونوں استعمال جائز ہیں۔ جیسے
ہزارہا مکان جل گیا۔ ہزارہا مکان جل گئے۔ ہزاروں روپیہ بگڑ گیا۔ ہزاروں روپے بگڑ گئے۔ قحط میں سیکڑوں جانور بھوکا مر گیا۔ قحط میں سیکڑوں جانور بھوکے مر گئے
محاورے میں بعض الفاظ جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے - بھوکوں مرنا۔ انگلوں بڑھنا۔ جاڑوں مرنا۔
دردوں سے ہونا۔"[10]
"جمع اسماء میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔ پہلے جمع اسم کو واحد میں تبدیل کرتے ہیں پھ اسکے ساتھ (وں) کا اضافہ کرتے ہیں۔ واحد جمع "نے" کے ساتھ جمع اسماء میں تبدیلی:
مرغی مرغیاں مرغیوں۔ دھوبی دھوبی دھوبیوں۔ بکری بکریاں بکریوں

ایسے اسماء جو "ہ" یا "ا" پر ختم ہوتے ہیں۔ ان سے "ہ" اور "ا" حذف کر کے "وں" کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلا؛
واحد جمع۔ لڑکا لڑکے۔ واحد سے "ا" حذف کر کے "وں" کا اضافہ۔ لڑک + وں = لڑکوں وغیرہ۔ جمع واحد + وں۔ دنبے دنبہ + وں = دنبوں ("ہ" حذف کر "وں" کا اضافہ) شیشے شیشہ + وں = شیشوں ("ہ" حذف کر ک "وں" کا اضافہ) کتے کتا + وں = کتوں ("ا" حذف کر کے "وں" کا اضافہ)
یہ طریقہ ہندی طریقہ کہلاتا ہے۔ لیکن اس طریقہ سے عربی، فارسی الفاظ بھی اردو میں تبدیل کیے جاتے ہیں ۔ جیسے جمع واحد قبائل / قبیلے قبیلہ سے قبیلوں۔ کتب / کتابیں کتاب سے کتابوں وغیرہ[11]
- ایسے واحد اسم جو امالہ قبول نہیں کرتے۔ یعنی انکی جمع نہیں بنتی۔ دوسرے معنوں میں وہ واحد جمع دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ "نے" آجائے تو ایسے اسماء کا "ا" حذف نہیں کیا جاتا۔ بلکہ "ا" کے ساتھ "وں" کا اضافہ ہوتا ہے۔ مثلا دریا دریاؤں۔ صحرا صحراؤں۔ ہوا ہواؤں۔ جفا جفاؤں۔ پیشوا پیشواؤں غذا غذاؤں۔ "عرصے سے جو الفاظ اردو میں استعمال ہوتے ہیں انکے ساتھ "وں" کا استعمال ترک ہو چکا ہے مثلا : دنوں، مہینوں، سالوں] غلط استعمال۔ دن، مہینے، سال] درست استعمال
اس فن میں ایک استثنائی صورت ہے کہ اگر تعداد موجود نہ ہو تو (وں) کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن "نے" کے بغیر۔ جیسے یہ مہینوں کی نہیں سالوں کی بات ہے۔ اسی طرح رقم کے لیئے بھی اب روپوں، پیسوں نہیں لاتے، بلکہ روپے اور پیسے ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے دس روپے] درست۔ دس روپوں] غلط
اگر تعداد موجود نہ ہو تو روپوں آسکتا ہے۔ جیسے:
روپوں پیسوں کی بنا پر وہ الجھ پڑے (یہاں "نے" استعمال نہیں ہوگا)۔[12]

فعل مجہول کی مطابقت

" فعل مجہول کے ایک اسم والے جملے میں چونکہ یہی اسم جملہ کا فاعل ہوتا ہے اسلئیے فعل عدد اور جنس کے اعتبار سے اسی سے مطابقت کا اظہار کرتا ہے۔ جیسے:
درخت کاٹا گیا۔ شاخیں کاٹی گئیں۔
اگر فاعل کے ساتھ کوئی حرف استعمال ہوا ہے تو فعل عدد اور جنس کے اعتبار سے فاعل سے بے تعلق رہے گا ۔ جیسے: درخت کو کاٹا گیا۔ درختوں کو کاٹا گیا۔ شاخوں کو کاٹا گیا۔

فعل مجہول کے دو اسم والے جملے:

محمود کو کتاب دی گئی۔ محمود کو کتابیں دی گئیں۔
مندرجہ بالا جملوں میں فاعل کے ساتھ حرف استعمال ہوتا ہے۔ اسلئیے فعل عدد اور جنس کے اعتبار سے مفعول سے مطابقت کا اظہار کر رہا ہے۔"[13]

-"عربی اور فارسی کے بہت سے اسماء اردو قاعدے کی طرح جمع بناکے بھی استعمال کرتے ہیں:
دفتر: دفاتر، دفتروں۔ جنگل: جنگلات، جنگلوں۔ باغ: باغات، باغوں۔ جوان: جوانان، جوانوں۔ مہمان: مہمانان، مہمانوں۔ دشمن: دشمنان، دشمنوں۔
مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں عموماً پہلی صورت "مرکب" اور دوسری صورت "مفرد" صورت میں استعمال ہے۔ جیسے: مہمانانِ گرامی آگئے۔ مہمانوں کی آمد ہو رہی ہے۔"[14]

نتائج

عربی اور اردو میں جمع کے قواعد میں فروق مندرجہ ذیل ہیں:

عربی:

عربی میں جمع سالم کے حروف "ون" اور "ین" ہیں۔
"ون" حالت رفعی کو ظاہر کرتی ہے اور یہی اصل ہے جبکہ "ین" حالت نصبی اور جری کے اظہار کے لیئے استعمال ہوتی ہے۔
"ون" مبتدا اور خبر کے لیئے استعمال ہوتا ہے:
المسلمون حاضرون۔ ون فاعل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔
حضر المعلّمون۔ "نائب فاعل"۔ کُرِمَ المتّقون-الصالحون
اسم کان وخبر اِن و أخواتھا
کان المؤمنون موجودین۔ اِن المؤمنین موجودون
منادی
یازیدون أقبل۔
التوابع
جاء رجال صالحون
رأیت رجالا صالحین

اردو:

اردو میں جمع "یائے" مجھول اور "اں" سے بنتی ہے۔ جیسے:
لڑکا لڑکے۔ لڑکی لڑکیاں۔ گڑیا گڑیاں۔ کتاب کتابیں۔ گھٹا گھٹائیں۔ دھواں دھوئیں
جمع کی حالت میں حرف ربط کے آنے سے یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں
مزکر اسامیں جمع کے لیئے آخر میں ون بڑھادیا جاتا ہے۔ جیسے:
شہروں میں۔۔۔۔۔۔مالیوں نے۔۔۔۔

ایسے الفاظ جنکے آخر میں "ا" یا "ہ" ہوتی ہے جمع کی حالت میں حرف ربط آنے سے جمع کی ے گر جاتی ہے
۔ جیسے: لڑکوں نے۔ پردوں میں۔
جمع مؤنث کا (اں) یا(یں) بھی (وں) سے بدل جاتا ہے، جیسے: لڑکیوں نے
جن الفاظ کے آخر میں (واو) ہوتی ہے خواہ وہ مزکر ہوں یا مؤنث، حرف ربط کے آنے سے انکی جمع میں دونوں صورتوں میں "وں" بڑھادیا جاتا ہے۔
جوروں۔ آرزووں۔ ہندووں
-ندائی حالت میں جمع کے آخر کا نون گر جاتا ہے۔ جیسے:
لڑکو! شور نہ کرو۔ لڑکیو! غور سے سنو۔

- عربی میں مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے اسلئے جمع میں "ین" استعمال ہوتا ہے۔

كتاب المسلمين
-اضافت میں (ے) یائے مجھول اور (اں) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:
احمد کے گھوڑے۔ احمد کی بلیاں۔
-عدد کے آگے (وں) بڑھادیا جاتا ہے:
پانچوں بھائی حاضر ہیں۔
-تعداد غیر معین میں بھی (وں) کا اضافہ ہوتا ہے:
ہزاروں آدمی جمع تھے۔
لاکھوں روپیہ صرف ہوگیا۔
- محاورے مین بعض الفاظ جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: بھوکوں مرنا۔ دردوں سے ہونا
- فعل مجھول میں جمع کے (وں) کا استعمال:
شاخوں کو کاٹا گیا۔ (شاخیں کاٹی گئیں)
محمود کو کتابیں دی گئیں۔ مہمانان گرامی آگئے۔ مہمانوں کی آمد ہورہی ہے.
عموماً پہلی جمع مرکب اور دوسری مفرد صورت میں استعمال ہوتی ہے۔

چند مزید احکام

چار کرسیاں موجود ہیں چاروں کرسیوں پر بیٹھ جاؤ. پانچ سیب حاضر ہیں پانچوں سیب کھالو.
لڑکوں کو واپس بھیج دیا گیا. مہمانوں کو بڑی عزت کے ساتھ رخصت کیا گیا۔
فعل مجھول میں اگر مفعول انسان ہو تو پھر کو لانا لازمی ہے.

فعل مجھول کی صورت میں اگر مفعول غیر جاندار ھو تو اسکے ساتھ عام طور پر (کو) کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ جیسے:
فصل بوئی گئی تھی۔ فصلیں بوئی گئیں تھیں۔ کتاب پڑھی گئی تھی۔ کتابیں پڑھی گئیں تھیں۔
علامت مفعول "کو" اور علامت فاعل "نے" کی موجودگی میں جمع "وں" کے ساتھ استعمال ہو گا۔
لڑکوں نے کتوں کو مارا۔
⇓ ⇓ ⇓ ⇓
جمع فاعل علامت فاعل مفعول علامت مفعول
لڑکیوں نے فقیروں کو روٹیاں دیں۔
⇓ ⇓ ⇓ ⇓ ⇓
فاعل (وں) علامت فاعل مفعول وں علامت مفعول مفعول -بغیر علامت مفعول (کو) کے
جب کسی جملے میں ایک سے زیادہ مفعول ہوں تو (کو) کی علامت بے جان چیز کے ساتھ نہیں آئے گی بلکہ شخص کے ساتھ آئے گی۔
جب کسی محاورے میں مفعول مصدر کے ساتھ آئے تو (کو) نہیں آتا:
تارے گننا
تاروں (کو) گننا نہیں کہہ سکتے۔
"نے" علامت فاعل ہے اور متعدی افعال میں ہمیشہ فاعل کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے:
لڑکوں نے روٹیاں کھائیں۔
⇓ ⇓ ⇓
فاعل علامت فاعل مفعول (اں)
لڑکیوں نے کتابیں پڑھیں۔
⇓ ⇓ ⇓
فاعل علامت فاعل مفعول (یں)
-اگر کسی جملے میں ایک سے زیادہ فاعل ہوں تو فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع اس اسم کے مطابق ہوتی ہے جو فعل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ جیسے:
بچے اور بچیاں بازار گئی ہیں۔
بھیڑیں اور گھوڑے خریدے گئے۔
"فعل کی مطابقت مفعول یا خبر کے ساتھ:
جب جملے میں ایک سے زیادہ مفعول یا خبر ہوں تو فعل آخری مفعول یا خبر کے مطابق واحد یا جمع ہوتا ہے، جیسے:

شوکت نے چار قلم اور ایک پیمانہ خریدا۔
شوکت نے ایک پیمانہ اور چار قلم خریدے۔
-جب جملے میں ایک سے زیادہ مفعول ھوں تو فعل آخری مفعول کے مطابق مزکر یا مؤنث آتا ہے، جیسے:
انھوں نے مکان اور دکانیں فروخت کر دیں۔
انھوں نے دکانیں اور مکان فروخت کر دئے۔
-فعل متعدی کی صورت میں جب مفعول کے ساتھ (کو) علامت مفعول موجود ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد مزکر آتا ہے، جیسے:
تم نے کتابوں کو کہاں رکھا تھا؟
-اگر (کو) کی علامت مفعول موجود نہ ہو تو پھر فعل کا صیغہ مفعول کے مطابق مزکر مؤنث یا واحد جمع ہو گا۔ جیسے:
تم نے کتابیں کہاں رکھی تھیں۔[15]

"گویا عربوں کی آمد کے بعد عربی زبان کے اثر سے کئ عربی الفاظ اردو میں اس طرح ضم ہو گئے کہ جیسے صراف زیورات میں جواہرات کی جڑت کر کے زیب وزینت کو دوبالا کر دیتا ہے۔
عربوں کے آنے کے بعد صرف عربی زبان کے الفاظ ہی داخل زبان نہیں ہو ئے بلکہ اس میں مزید گہرائی، وسعت اور مرکزیت بھی پیدا ہوئ۔"[16]

حواشي

[1] اردو اور فارسی کے روابط، د. محمد عطاء اللہ خان، ص ۲۰۵، انجمن ترقی، اردو، پاکستان ۲۰۰۹ ص ۹۸،۹۷

1. Urdu or Farsi ky Rawabit, Dr. M. Attaullah Khan (205), Anjuman Taraqu Urdu, Pakistan, 2009 (97-98)

[2] - اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ، الیف قیوم ملک -نیشنل بک فاونڈیشن

2. Urdu main Arbi Alfaz ka Talafuz, Aleef Qayum Malik, National Book Foundation.

[3] -اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ، ص۔ ۲۵۔

3. Urdu main Arbi Alfaz ka Talafuz (25)

[4] - مکمل عربی اردو ڈکشنری. مولانا عبد الحفیظ بلیاوی مصباح اللغات ص ۱۱. الناشر: قدیمی کتب خانہ - کراچی

4. Mukamal Arbi Urdu Dictionary, Molana Abdul Hafeez Bilyavi, Musbah ul Lughat (11) Qadeemi kutab Khana, Karachi

[5] - القواعد والانشاء، ۱۸۵

5. Al-Qawaied wa Inshaa (185)

[6] - قواعد اردو-د. مولوی عبد الحق ص ۷۳- ۷۵

6. Qawaied e Urdu, Molvi Abdul Haq (73-75)

[7] - قواعد اردو-مولوی عبد الحق ص ۷۷-۷۸

7. Qawaied e Urdu, Molvi Abdul Haq (77-78)

[8] - قواعد اردو ص ۸۷

8. Qawaied e Urdu, Molvi Abdul Haq (87)

[9] - قواعد اردو ص ۱۷۳- ۱۷۴

9. Qawaied e Urdu, Molvi Abdul Haq (173-174)

[10] - قواعد اردو ص ۱۷۵-۱۷۷

10. Qawaied e Urdu, Molvi Abdul Haq (175-177)

[11] دریافت "نے" اور کو کا صحیح استعمال، روبینہ شاھین-ص ۱۶۲ شمارہ آٹھ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز اسلام آباد

11. Daryaft “Nay or Ko” ka Sahih istimal”, Robina Shaheen, (162) Vol: 8, National University of Modern Languages, Islamabad

[12] -دریافت-ص 165-166

12. Daryaft (165-166)

[13] - عمومی لسانیات-د. عبد السلام ص ۲۱۵-۲۱۶، رائل بک کمپنی، کراچی ۱۹۹۳

13. Umoomi Lisaniyat, Dr. Abdus Salam (215-216), Royal Book Company, Karachi, 1993

[14] -اردو اور فارسی کے روابط، د. محمد عطاء اللہ خان، ص ۲۰۵، انجمن ترقی، اردو، باکستان ۲۰۰۹

14. Urdu or Farsi ky Rawabit, Dr. M. Attaullah Khan (205), Anjuman Taraqu Urdu, Pakistan, 2009 (205)

[15] -القوعد والانشاء ص ۱۴۵-۱۴۶

15. Al-Qawaied wa Insha (145-146)

[16] -لسانیات باکستان د. عبد المجید سندھی ص ۲۴۹ مقتدرۃ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۹۲

16. Lisaniyat Pakistan, Dr. Abdul Majeed Sindhi (249), Muqtadra Quomi Zuban, Islamabad. 1992